854- بیوی کے ساتھ مجامعت کے وقت کیا کیا جائے

سوال

میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ نکاح کس طرح ہوتا ہے یعنی شب زفاف کی تقریب کس طرح ہوگی اور اس میں کتنے افراد مدعو کیے جاسکتے ہیں ؟
کیا اس تقریب میں یا ولیمہ میں آنے والوں کا استقبال کرنے کے لیے موسیقی استعمال کی جاسکتی ہے ؟
میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ رخصتی اور ولیمہ کی تقریب کا ذمہ دار کون ہوگا آیا وہ خاوند کے ذمہ ہے یا دلہن کے ذمہ ؟
میں اس کا جواب جتنا بھی جلد ممکن ہو معلوم کرنا چاہتا ہوں تا کہ اپنے خاندان والوں کو بتا سکوں ، اور ان شاء اللہ میں اسے اپنی زندگی میں نافذ کرونگا ، تا کہ اللہ تعالی میری شادی میں برکت عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

جب مسلمان شخص کی بیوی کی رخصتی ہو تو مسلمان کے لیے کئی ایک امور مستحب ہیں جو سنت سے ثابت ہیں جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں :

اول :

اس کا دل بہلائے مثلا اس کو پینے کے لیے کوئی چیز پیش کرے اس کی دلیل درج ذیل ہے :

اسماء بنت یزید بن سکن بیان کرتی ہیں :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دلہن بنایا اور پھر آپ کے پاس آئی اور آپ کو بلایا تو آپ آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ نے اسے نوش فرمایا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو اس نے سر جھکا لیا اور شرما گئیں.

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں : تو میں نے اسے ڈانٹا اور کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پکڑلو وہ بیان کرتی ہیں تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے لے کر تھوڑا سا پیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا : اپنے ساتھی کو دو (یعنی آپ اپنے آپ کو مراد لے رہے تھے) ..

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے .

دوم :

بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے لیے دعا کرنی اور بسم اللہ پڑھنی اور برکت کی دعا کرتے ہوئے جو حدیث میں وارد ہے وہ کلمات کہنے :

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم اور غلام خریدے تو وہ یہ کلمات کہے :

"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ"

اے اللہ میں اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے، اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے"

ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوسعید نے یہ الفاظ زائد کیے ہیں کہ پھر وہ اس کی پیشانی پکڑ کر عورت اور خادم میں برکت کی دعا کرے.

اسے ابوداود نے سنن ابوداود کتاب النکاح باب فی جامع النکاح میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (341) میں اسے حسن قرار دیا گیا ہے.

سوم:

خاوند کے لیے مستحب ہے کہ وہ بیوی کو دو رکعت پڑھائے اور خود امامت کرائے اور بیوی اس کے پیچھے کھڑی ہو کیونکہ سلف سے ایسا کرنا منقول ہے، اس میں دو اثر ملتے ہیں:

پہلا:

ابوسعید مولی ابی اسید بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کچھ نے انہیں یہ تعلیم دی اور انہیں فرمایا:

"جب تم اپنی بیوی کے پاس (پہلی رات) جاؤ تو دو رکعت ادا کرو اور پھر اللہ تعالی سے اس چیز کی خیر و بھلائی کا سوال کرو جو تمہارے پاس آئی ہے، اور اس کے شر سے پناہ مانگو.

دوسرا:

شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ابوحریز نامی ایک شخص آیا اور (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما) کو عرض کرنے لگا: میں نے ایک نوجوان کنواری لڑکی سے شادی کی ہے، اور مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ مجھے ناپسند نہ کرنے لگے تو عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا:

الفت و محبت تو اللہ کی جانب سے ہے، اور ناپسندیدگی شیطان کی جانب سے، وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ نے جو تمہارے لیے حلال کیا ہے اسے تمہارے لیے ناپسند بنا دے، لہذا جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو اسے کہو کے وہ تمہارے پیچھے دو رکعت ادا کرے"

مندرجہ بالا دونوں اثر ابن ابی شیبہ نے روایت کیے ہیں اور ان کی تخریج علامہ البانی رحمہ اللہ نے آداب الزفاف میں کی ہے.

چہارم:

جب وہ بیوی سے مجامعت کرنے لگے تو درج ذیل دعا پڑھے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اور وہ یہ دعا پڑھے تو ان دونوں کو ہونے والی اولاد کو شیطان ضرر نہیں دیگا:

"بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا"

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ، اور جو ہمیں اولاد عطا کرے اسے بھی شیطان سے دور رکھ"

اسے بخاری نے روایت کیا ہے دیکھیں فتح الباری حدیث نمبر (3271).

اس موضوع میں مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب آداب الزفاف صفحہ (91) کا مطالعہ کریں.

نکاح کے ولیمہ میں مدعوین کی تعداد کی کوئی حد مقرر نہیں، لہذا آپ اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب میں سے جسے چاہیں دعوت دیں، اور جس کو دعوت دینے میں مصلحت وفائدہ ہو اسے آپ دعوت دیں.

شرعی طور پر آپ کے لیے جائز نہیں کہ اس تقریب میں کوئی بھی برائی اور حرام عمل کیا جائے مثلا موسیقی اور مرد و عورت کا اختلاط، یا مردوں کے سامنے عورتوں کا رقص وغیرہ یہ سب کا اللہ کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں.

اور پھر آپ اللہ کی جانب سے ملنے والی نعمت کو کس طرح معصیت ونافرمانی اور برائی میں تبدیل کرتے ہیں، عورتوں کے لیے ممکن ہے کہ شریعت نے ان کے لیے جو اجازت دی ہے وہ کریں مثلا مباح اور اچھے اشعار پڑھنا، اوران کے لیے صرف دف بجانا جائز ہے اور یہ بھی مردوں سے علیحدگی میں.

شادی میں نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مسنون ہے اگر استطاعت ہو تو مہمانوں کے لیے بکرا ذبح کیا جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

"تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2048).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ میں برکت عطا کرے اور آپ پر برکت نازل کرے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کرے.

واللہ اعلم.